شادی کے موقع پر ایسی تمام رسموں سے بچیں جن کا دین سے کوئی واسطہ نہیں

شادی بیاہ کے گیت

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

(صرف احمدی احباب کے لئے)

شادی پر گانا

”شادی بیاہ کے موقع پر شریعت کی رو سے گانا جائز ہے مگر وہ گانا ایسا ہونا چاہئے جو بے ضرر ہو یا مذہبی ہو۔ مثلاً شادی کے موقع پر عام گانے اور جو مذاق کے رنگ میں گائے جاتے ہیں وہ تو بالکل بے ضرر ہوتے ہیں ان میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ محض دل کو خوش کرنے کے لئے گائے جاتے ہیں ان کا اخلاق پر کوئی بُرا اثر نہیں ہوتا۔“

(الفضل 20 جنوری 1945ء)

”جہاں تک گانے کا تعلق ہے تو شریفانہ قسم کے شادی کے گانے لڑکیاں گاتی ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔“

(خطبات مسرور جلد دوم ص 94)

پیش لفظ

مجلس مشاورت 2009ء کی تجویز نمبر 1 بدرسوم سے اجتناب کے بارہ میں تھی۔
اس سے متعلقہ جو سفارشات حضورانور نے منظور فرمائیں ان میں سے سفارش نمبر 17
حسب ذیل تھی:

احمدی شعراء شادی کے گیت لکھیں جو ہلکے پھلکے مزاح پر مشتمل ہوں نیز ایسے گیت بھی لکھیں جو لڑکی کے لئے نصائح پر مشتمل ہوں۔ بزرگان کی شادی کے موقع پر نصائح کو منظوم کیا جاسکتا ہے۔ دعائیہ کلام بھی ہوسکتا ہے۔ اسی طرح لڑکے والوں کے لئے ڈھولکی پر گائے جانے والے گیت بھی لکھے جائیں۔ (جو موجودہ لوک گیت اور فلمی گیتوں کا متبادل ہوں)

اس کی تعمیل میں احمدی شعراء سے شادی بیاہ کے گیت لکھنے کی درخواست کی گئی۔ ابتدائی طور پر جو کلام میسّر ہوا پیش کیا جارہا ہے۔ آئندہ جو کلام ملتا رہے گا اس کو اگلے ایڈیشن میں شامل کرلیا جائے گا۔

ایسے احباب وخواتین جن کو شعر گوئی کا ملکہ حاصل ہے ان سے التماس ہے کہ وہ اپنا گیت، غزل، نظم یا ماہیا وغیرہ بھجوائیں۔ ممنونیت کے جذبات سے سرشار نظارت اصلاح وارشاد آپ کے کلام کی منتظر رہے گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

والسلام

خاکسار

ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

فہرست

یہ روز کرمبارک

حمد و ثناء اسی کو جو ذاتِ جا ودانی ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں میرے یہی ہے سُبُحٰنَ مَنُ یَّرَ انِی

اے قادر و توانا! آفات سے بچانا ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا
غیروں سے دل غنی ہے جب سے ہے تجھ کو جانا
یہ روز کرمبارک سُبُحٰنَ مَنُ یَّرَ انِی

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت کر ان کی خود حفاظت ہو اں پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کرمبارک سُبُحٰنَ مَنُ یَّرَ انِی

اہل وقار ہوویں فخرِ دیار ہوویں حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کرمبارک سُبُحٰنَ مَنُ یَّرَ انِی

احباب سارے آئے تو نے یہ دن دکھائے تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے

یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس سے پائے

یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِی

اے دوستو پیارو! عقبیٰ کو مت بسارو کچھ زادِ راہ لے لو، کچھ کام میں گذارو

دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اتارو

یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِی

(درثمین 34 تا 40)

مبارک ہو یہ شادی خانہ آبادی مبارک ہو

میاں اسحٰق کی شادی ہوئی ہے آج اے لوگو
ہر اک منہ سے یہی آواز آتی ہے مبارک ہو

دعا کرتا ہوں میں بھی ہاتھ اٹھا کر حق تعالیٰ سے
کہ اپنی خاص رحمت سے وہ اس شادی میں برکت دے

خدایا اسی بَنی پر اور بَنے پر فضل کر اپنا
اور ان کے دل میں پیدا کر دے جوش دیں کی خدمت کا

کلام پاک کی الفت کا ان کے دل میں گھر کر دے
نبیؐ سے ہو محبت اور تعشّق ان کو ہو تجھ سے

ہر اک دشمن کے شر سے تو بچانا اے خدا ان کو
ہمیشہ کے لئے رحمت کا تیری ان پہ سایا ہو

ہمیشہ کے لئے ان پر ہوں یا رب برکتیں تیری
دعا کرتا ہوں یہ تجھ سے خدایا سن دعا میری

انہیں صبح و مساء دیں اور دنیا میں ترقی دے
نہ ان کو کوئی چھوٹا سا بھی آزار اور دکھ پہنچے

عطا کر ان کو اپنے فضل سے صحت بھی اے مولیٰ
ہمیشہ ان پہ برسا اَبر اپنے فضل و رحمت کا

میں اگلے شعر پر کرتا ہوں ختم اس نظم کو یارو
اب ان کے واسطے تم بھی خدا سے کچھ دعا مانگو

بہت بھایا ہے اے محمودؔ یہ مصرعہ مرے دل کو
مبارک ہو یہ شادی خانہ آبادی مبارک ہو

(کلام محمود۔صفحہ 3)

صاحبزادی امتہ القیوم کی تقریب رخصتانہ کے موقع پر

کل دوپہر کو ہم جب تم سے ہوئے تھے رخصت
ظاہر میں چپ تھے لیکن دل خون ہو رہا تھا
افسردہ ہو رہا تھا محزون ہو رہا تھا

اے میرے پیاری بیٹی

میرے جگر کا ٹکڑا میری کمر کی پیٹی
تم یاد آ رہی ہو دل کو ستا رہی ہو
میں کیا کروں کہ ہر دم تم دور جا رہی ہو
ٹوٹی ہوئی کمر کا اللہ ہی ہے سہارا
اللہ ہی ہے ہمارا اللہ ہی ہو تمہارا
اللہ کی تم پر رحمت اللہ کی تم پہ برکت
اللہ کی مہربانی اللہ کی ہو عنایت
وہ ہم سفر تمہارا آنکھوں کا میری تارا
اللہ کا صفی ہو اللہ کا ہو پیارا

لو میری پیاری بچی　　تم کو خدا کو سونپا
اس مہربان آقا　　اس باوفا کو سونپا
کرنا خدا سے الفت　　رہنا تم اس سے ڈر کر
تم اس سے پیار رکھنا　　بس اس کو یاد رکھنا
سوفارِ[1] عشق اس کا　　تم دل کے پار رکھنا
دلبر ہے وہ ہمارا　　تم اس سے چاہ رکھنا
مشکل کے وقت دونوں　　اس پر نگاہ رکھنا
الفت نہ اس کی کم ہو　　رشتہ نہ اس کا ٹوٹے
چھٹ جائے خواہ کوئی
دامن نہ اس کا چھوٹے

(کلام محمود۔ص159-160)

[1] : عشق کا تیر

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے

راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیش تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے

(کلام محمود۔ص252،253)

رخصتانہ
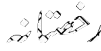
(از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

(۱)

بزبانِ والد (حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ)

یہ راحتِ جاں نورِ نظر تیرے حوالے
یاربّ میرے گلشن کا شجر تیرے حوالے

اک روٹھنے والی کی امانت تھی میرے پاس
اب لختِ دل خستہ جگر تیرے حوالے

ظاہر میں اسے غیر کو میں سونپ رہا ہوں
کرتا ہوں حقیقت میں مگر تیرے حوالے

پہنے ہے یہ ایمان کا ، اخلاق کا زیور
یہ لعل یہ الماس و گہر تیرے حوالے

یہ شاخ قلم کرتا ہوں پیوند کی خاطر
اتنا تھا مرا کام ''ثمر'' تیرے حوالے

سنت تیرے مرسل کی ادا کرتا ہوں پیارے
دلبند کو سینہ سے جدا کرتا ہوں پیارے

(۴) بزبان لڑکی (عزیزہ امۃ النصیر بیگم)

یہ نازش صد شمس و قمر تیرے حوالے
مولا میرا نایاب پدر تیرے حوالے

اس گھر میں پلی، بڑھ کے جواں ہو کے چلی میں
پیارے تیرے محبوب کا گھر تیرے حوالے

سب چھٹتے ہیں ماں باپ بہن بھائی بھتیجے
یہ باغ یہ بوٹے یہ ثمر تیرے حوالے

گھر والے تو یاد آئیں گے یاد آئے گا گھر بھی
یہ صحن یہ دیوار یہ در تیرے حوالے

جب مجھ کو نہ پائیں گے تو گھبرائیں گے دونوں
یارب میری امی کے پسر تیرے حوالے

مجبور ہوں مجبور ہوں منہ موڑ رہی ہوں
چھوڑا نہیں جاتا ہے مگر چھوڑ رہی ہوں

(درعدن صفحہ 58 تا 60)

پھلے اور پھولے یہ گلشن تمہارا

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے فرزند اکبر صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب کی شادی کی تقریب پر

(از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

مرے پیارے بھائی کے پیارے مبارک
رہیں کام سارے تمہارے مبارک

مبارک ہو بیٹے کی شادی رچانا
مبارک بھتیجی تمہیں بیاہ لانا

مبارک یہ جوڑا ہو فضلِ خدا سے
قدم ان کے بھٹکیں نہ راہِ وفا سے

مبارک ملیں ان کی کھیتی سے فصلیں
چلیں ان سے یارب بہت پاک نسلیں

ملے ان کو ہر دین و دنیا کی نعمت
دلوں پر ہو غالب خدا کی محبت

پھلے اور پھولے یہ گلشن تمہارا
بھرے موتیوں سے یہ دامن تمہارا

دعا میری سن لے خدائے مجیب
کہا جس نے رحمت سے اِنّی قَرِیُب
(آمین)

(درعدن صفحہ 98،99)

رخصتی

آنکھوں کا نور بیٹی دل کا سرور بیٹی
تم آج جا رہی ہو اس گھر سے دور بیٹی
ماں باپ کا نہیں ہے اس میں قصور بیٹی
ارشاد ہے خدا کا حکمِ حضورؐ بیٹی

(مکرم چوہدری محمد علی مضطرؔ صاحب)

بیٹی کی شادی میں رخصتانہ کی تقریب پر پڑھی جانے والی نظم

بے چین ہے دل پیش نظر ہے تری فرقت
اے لخت جگر آج تمھیں کرتے ہیں رخصت
اک حشر لئے آئی ہے تودیع [1] کی ساعت

ہم سب کے لبوں پر ہے دعا اے مری فرحت
اے جان پدر تم پر رہے سایہ رحمت

امی کے لئے راحتِ جان رونق گلشن
ہمشیر و برادر کے لئے پیار کا مخزن
اب حق نے دیا ہے تمھیں اک پیارا نشیمن
آباد کرو اس کو بصد پیار و محبت
اے جان پدر تم پہ رہے سایہ رحمت

[1] :الوداع

ہم دل سے دعا گو ہیں کہ یہ وقت دعا ہے
وہ گھر ہو مبارک جو تمہیں آج ملا ہے
کرتے ہیں جدا تم کو یہی حکم خدا ہے
تم باپ کے گھر میں تھیں فقط ایک امانت
اے جان پدر تم پہ رہے سایہ رحمت

کام آئیں تمہیں قدرت ثانی کی دعائیں
گلشن پہ ترے چلتی رہیں ٹھنڈی ہوائیں
اللہ کرے پوتوں پھلیں دودھوں نہائیں
گھر دولہا و دلہن کا نظر آئے گا جنت
اے جان پدر تم پہ رہے سایہ رحمت

(مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب)

ویاہ دا گیت

آؤنی سہیلیو!

گاؤنی سہیلیو!

گاؤندیاں نوں چڑھ جاوے ساہ نی

اج میرے ویر دا ویاہ نی

چن نالوں سوہنی تصویر دی

خیریں خیری جنج[1] چڑھے ویر دی

رب کولوں منگئے دعا نی

اج میرے ویر دا ویاہ نی

رنگ اج موہوں پئے بولدے

خشیاں دے گھنڈ[2] پئے کھولدے

پھلاں نال سجے ہوئے راہ نی

اج میرے ویر دا ویاہ نی

۱: بارات   ۲: گھونگٹ

ہاسے ورتائیے[1] پچھو پج[2] نی
ڈھولکی وجایئے رج رج نی
خشیاں نوں چڑھے ہوئے چاء نی
اج میرے ویر دا ویاہ نی

ویڑے[3] وِچ انج پیلاں پاویئے
مور تے چکور بن جاویئے
چاننی نوں کریئے گواہ نی
اج میرے ویر دا ویاہ نی

آؤنی سہیلیو!
گاؤنی سہیلیو!
گاؤندیاں نوں چڑھ جاوے ساہ نی
اج میرے ویر دا ویاہ نی

(مکرم عبدالکریم قدسی صاحب)

۱: تقسیم کریئے ۲: بہانے بہانے سے ۳: صحن

ماہیا

سونے دا کِل ماہیا
گہنیاں دے نالوں ودھ کے پاکیزہ دِل ماہیا

غصّے نال نہ تک اڑیا
مہندی دا تے ناں ہو گیا ہتھیں پیار دا رنگ چڑھیا

بوٹے آس دے ہرے وے ہرے
تیرے لڑ لگے جدوں دے غم رہندے نیں پرے وے پرے

چیچی دا چھلّا اے
دنیا چالاک بڑی سادا ماہیا جھلّا اے

سورج دی دُھپ ماہیا
کیہڑا انواں روگ لایا ای کیوں رہنا اے چُپ ماہیا

مچھی نہر وچوں بھُڑکی اے
میں دُھپے گوہے تھپدی ماہیا مُڑ ہکو مُڑ ہکی اے

دِل گیت اے گاندا اے
نیتّاں جے صاف ہوون رب بھاگ لگاندا اے

دو تاراں پِتّل دیاں
دھیاں پردیساں لئی دعاواں نکل دیاں

چنگا سب نالوں توں ماہیا
سب نالوں برا لگدا، سگریٹ دا دھوں ماہیا

کوئی ساڈی نہ وڈھیائی
صدقے مہدی تے، جنے رسماں دی کندھ ڈھائی

اساں کدے نہ سی کرنی
ایم ٹی اے چلے گھر وچ اساں کیبل کیہ کرنی

(مکرم عبدالکریم قدسی صاحب)

چھلاّ

چھلاّ زِیراں زَبراں

اوئے چھلاّ زِیراں زَبراں

تے ماہی لیایا خبراں اوئے پھل لگدے نیں صبراں

چھلاّ کھاندا قسماں

اوئے چھڈ دیناں رسماں

چھلاّ لندنوں آیا

اوئے چھلاّ لندنوں آیا

تے بوہا آ کھڑکایا اوئے خط متراں دا لیایا

چھلاّ کھاندا قسماں

اوئے چھڈ دیناں رسماں

چھلا ربوے آوے

اوئے چھلا ربوے آوے

تے خوشیاں وچ نہاوے اوئے پھل صبر دا پاوے

چھلا کھاندا قسماں اوئے چھڈ دیناں رسماں

(مکرم عبدالکریم قدسی صاحب)

بولیاں

مہندی، مہندی، مہندی

اک میرا دل موڑ دے، تینوں ہور میں کجھ نہ کہندی

ڈکرے، ڈکرے، ڈکرے

دنیا دے نالوں ماہیا، ہے نیں دکھ سکھ ساڈے وکھرے

عرضی، عرضی، عرضی

اسیں دلوں راضی اوسے تے، جیہڑی رب سوہنے دی مرضی

لوئی، لوئی، لوئی

قادیاں توں چن چڑھیا جیدی جگ وچ لو ہوئی

کھوئے، کھوئے، کھوئے

ساڈے نال گل اوہ کرے، جیدے دل وچ کھوٹ نہ ہوئے

ویہڑے، ویہڑے، ویہڑے

ساڈے نال جھوٹ بول کے، تینوں لگے نیں تمغے کیہڑے

منڈا میری سس دا

ایویں پیا ہس دا
منڈا میری سس دا
پچھ پچھ ہاری آں میں
گل کوئی نہیں دس دا
منڈا میری سس دا

کدی ہتھ جوڑ دا
ونگاں کدی توڑ دا
کدے پیار کرے کدے
گُت نوں مروڑ دا
جدوں پچھے نسنی آں
اگے لگ نس دا
منڈا میری سس دا

میٹ میٹ اکھاں میں
چوری چوری تکاں میں
کرے اوہ شرارتاں تے
موڑ وی نہ سکاں میں
کیڈا سوہنا لگدا اے
کھڑ کھڑ ہس دا
منڈا میری سس دا

(مکرم عبدالکریم قدسی صاحب)

ہس ہس کے کھیڈ لے ٹھہنا نی
ایہ روپ سدا نہ رہنا نی

کجھ ہاسے رکھ لے کل دے لئ
متے ایہنا دی کجھ لوڑ پئ
کم آوے رکھیا گہنا نی
ایہ روپ سدا نہ رہنا نی

ہس ، کھیڈ ترنجنیں[1] بہ لے نی
کجھ سن لے تے کجھ کہہ لے نی
رل سکھیاں مڑ نہیں بہنا نی
ایہ روپ سدا نہ رہنا نی

کُجھ گَت لے چھیتی نال کُڑے
چھلیاں نال بھر لے تھال کُڑے
چرخے دا من لے کہنا نی
ایہ روپ سدا نہ رہنا نی

(مکرم عبدالکریم قدسیؔ صاحب)

[1] : سہیلیوں کا جمگھٹا

گیت

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

انہیں آج اور کل کی فکر کیا ہو، ہو جائے جن کا سائیں

وہی وقت کی نبض چلانے والا، رات اور دن کا سائیں

وہی خالق ، مالک ، رازق سب کا، منعم اور نعیم

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

وہی چاند میں چمکے کرن کرن وہی سورج سیج سجائے

وہی گلشن گلشن خوشبو بن کر کلی کلی مہکائے

وہی رنگ و نور کا محور مصدر ، قادر اور کریم

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

وہی رکھوالا مرے خوابوں کا، وہی سوتے بھاگ جگائے

میں ہوں مانگنے والا اُس در کا جہاں بن مانگے مل جائے

کسی اور سے کیا میں سوال کروں مرا مولیٰ رب رحیم

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

(مکرم رشید قیصرانی صاحب)

جودم بھی جیوں ترا شکر کروں، ترا شکر کروں مرے مولیٰ

مری نس نس میں ترے دیپ جلیں ترا نام جپے من مالا
ترے ذکر سے ہے مرے تن من میں ہر دم موسم متوالا
تری بات چلے میں جھوم اٹھوں، میں رقص کروں مرے مولیٰ
جودم بھی جیوں ترا شکر کروں،ترا شکر کروں مرے مولیٰ

مرا سانس سمیلن، نین نگر،اور من گلشن بھی تیرا
مری سوچ سبھا سب تیری عطا،مرے حرف کا دھن بھی تیرا
میں تیرا کوی تری حمد کروں،ترے گیت لکھوں مرے مولیٰ
جودم بھی جیوں ترا شکر کروں،ترا شکر کروں مرے مولیٰ

سر پر ہے بوجھ گناہوں کااور پاؤں میں بیڑی بھاری
اس حال میں ہے،اب تیرے سوا وہ کون جو دے راہداری
مرا سانس رُکے دو چار قدم گر تیز چلوں میرے مولیٰ
جودم بھی جیوں ترا شکر کروں،ترا شکر کروں مرے مولیٰ

تری کرسی عرش معلیٰ پر میں زرہ خاک نگر کا
ترے درشن کا اک لمحہ بھی، مرا سپنا جیون بھر کا
تو جب چاہے ترے ملنے کو سج دھج کے چلوں مرے مولیٰ
جودم بھی جیوں ترا شکر کروں، ترا شکر کروں مرے مولیٰ

(مکرم رشید قیصرانی صاحب)

خوشیوں بھرا ہے یہ شادی کا دن کہ جیون ادھورا رہے اس کے بِن
سکھیاں بنائیں جو مہندی کے پھول
انہیں مرے سجناں جی کرنا قبول
ہے چاہت وفا زندگی کا اصول
مجھے میری سکھیو نہیں جانا بھول
خوشیوں بھرا ہے یہ شادی کا دن کہ جیون ادھورا رہے اس کے بِن
ہیں رنگِ محبت سے مہندی کے رنگ
سدا ہم رہیں احمدیت کے سنگ
کٹے دونوں کی اس طرح زندگی
کہ اک ڈور ہو اور اک ہو پتنگ
خوشیوں بھرا ہے یہ شادی کا دن کہ جیون ادھورا رہے اس کے بِن
خدایا چھپا ہے جو گھونگھٹ میں چاند
پڑے زندگی میں کہیں بھی نہ ماند
حجاب اس کے ہر دم ہو پیشِ نظر
نصیحت ہماری یہ لے پلے باندھ
خوشیوں بھرا ہے یہ شادی کا دن کہ جیون ادھورا رہے اس کے بِن

(مکرم مبارک احمد عابد صاحب)

جو سکھیاں سجائیں گی مہندی سے ہاتھ تو مہکے یہ دن اور چمکے یہ رات

جو رسموں رواجوں کو چھوڑیں گے ہم
تو ناتا مسیحا سے جوڑیں گے ہم
منائیں اگر سادگی سے خوشی
تو اسراف سے منہ کو موڑیں گے ہم

جو سکھیاں سجائیں گی مہندی سے ہاتھ تو مہکے یہ دن اور چمکے یہ رات

یہ دولہا بھی خدام کا تاج ہو
یہ دلہن بھی لجنہ کی تزئین ہو
وفا کا اگر ان کے دل میں ہو نور
تو رنگِ حنا اور رنگین ہو

جو سکھیاں سجائیں گی مہندی سے ہاتھ تو مہکے یہ دن اور چمکے یہ رات

دلوں میں لگائیں خلافت کی لَو
تو سر پر سکوں کی ردائیں رہیں
ہمیشہ ہی ان دونوں کے ہمقدم
امامِ زماں کی دعائیں رہیں

جو سکھیاں سجائیں گی مہندی سے ہاتھ تو مہکے یہ دن اور چمکے یہ رات

(مکرم مبارک احمد عابد صاحب)

بھائی کی شادی پر بہن کا گیت

خوشیوں کے دن چڑھے ہیں
بھیا کی ہوگی شادی
ڈھولک پہ گیت گا کر
آؤ کریں منادی

بھیا ہے میرا پیارا
بھابھی بھی ہوگی پیاری
اللہ نے ہماری
سن لی دعائیں ساری

اک وہم سا بھی دل کا
در کھٹکھٹا رہا ہے
خطرے کی جیسے کوئی
گھنٹی بجا رہا ہے

سسرالیوں میں بھیا
کچھ سالیاں بھی ہوں گی
کچھ ہوں گی گوری گوری
کچھ کالیاں بھی ہوں گی

ان سالیوں سے مل کر
بہنیں نہ بھول جانا
گر یوں ہوا تو بھیا
دوں گی نہ تجھ کو کھانا

بھابھی تو ہو گی پیاری
بھابھی سے ہو گی یاری
لیکن مَیں جھوٹی جھوٹی
بھابھی سے بھی لڑوں گی
بھیا مجھے منانے
آئے تو ہنس پڑوں گی

بھیا ہیں مجھ کو پیارے
بھابھی ہے میری پیاری
لگتی ہیں پیاری پیاری
بہنیں بھی ان کی ساری

میں ان کے پاس جا کر
ان کو گلے لگا کر
ان کو دعائیں دوں گی
باتوں سے خوش کروں گی

ہو گی نہ روک کوئی
بھیا تیری خوشی میں
میں نے جو گیت گایا
گایا ہنسی ہنسی میں

یارب یہ بھائی بھابھی
دونوں ہیں میرے جانی
ان کے نصیب کرنا
ہر روز شادمانی

دے ان کو عمر و دولت
کر ان کی نگہبانی
یہ روز کر مبارک
سبحان من یرانی

(مکرم عبدالمنان ناھیدؔ صاحب)

بیٹی کی رخصت پر اسکے نام باپ کا پیغام

سرور و راحت خاطر تیرا خدا حافظ
دیار نور کی مسافر تیرا خدا حافظ

بجا کہ میں نے ہی دی رخصت سفر تجھ کو
کریں گے یاد میرے گھر کے بام و در تجھ کو

ہجوم لالہ و گُل میں بہار بن کے رہو
قرار و صبر دل بے قرار بن کے رہو

نظر نظر میں محبت تیری سما جائے
نئے چمن کی ہوا تجھ کو راس آ جائے

جبینِ شوق ہمیشہ رہے سجود آثار
ہوں تیرے گھر کے شب و روز مہبطِ انوار

تجھے سفر کی نئی منزلوں پہ گام بہ گام
خلوص دل سے پرانی محبتوں کا سلام

مثالِ نکہت گل موجہ صبا میں رہو
جہاں جہاں بھی رہو سایۂ خُدا میں رہو

(مکرم عبدالمنان ناھید صاحب)

آج اک کھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

اب چھڑے[1] ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

ملنے والا ہے نیا عہدہ تمھیں
کل سے شوہر کا لقب پاؤ گے
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

پر کُترنے کے ہیں منصوبے یہاں
اب ہواؤں میں نہ اُڑ پاؤ گے تم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

---

[1] کنوارے

سب چھڑے حسرت سے دیکھیں گے تمھیں
بن کے دولہا اُن کو للچاؤ گے تم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

ہو گی اب ہاتھوں میں دُلہن کے لگام
اس کے میکے آؤ گے ، جاؤ گے تم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

بھول جائیں گے سبھی نغمے تمھیں
گیت اب بیگم کے ہی گاؤ گے تم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

خواب ہو جائیں گی پچھلی محبتیں
دوستوں ، یاروں سے کتراؤ گے تم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

ہم کو تو درسِ کفایت ہی دیا
نوٹ کل بیگم پہ برساؤ گے تم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

مُستقل سُننے کی عادت ڈال لو
غالباً اب کم ہی فرماؤ گے تم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

ہر قدم بھیّا اُٹھانا پھونک کر
پھوڑ لو گے سر جو ٹکراؤ گے تم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

بات رمزوں میں تمھیں سمجھا چُکے
اور اب کیا کیا کہلواؤ گے تم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

جلد ہی ہم پھوپھیاں بن جائیں گی
اور ابّو بن کے شرماؤ گے تم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

پیمپروں کی ہو گی شاپنگ رات دن
اور اس شاپنگ سے گھبراؤ گے تم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

پالنے میں جو سُنے ماں باپ سے
اب وہ سارے گیت دہراؤ گے تم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

کہہ دو عؔرشی سے قلم کو روک دے
سن کے اتنا کچھ سہم جاؤ گے تم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم
اب چھڑے ہرگز نہ کہلاؤ گے تُم
آج اک کُھونٹے سے بندھ جاؤ گے تم

(مکرمہ ارشاد عؔرشی ملک صاحبہ)

چھوڑ بابل کا گھر پی کے آنگن چلی

کھوئی کھوئی سی ہے میری نازوں پلی   شوخ ہے جس کا ظاہر پہ باطن ولی
سب کا دل جیت لے اس کی عادت بھلی   چھوڑ بابل کا گھر پی کے آنگن چلی

میری بیٹی یہ دُنیا کا دستور ہے
بادشاہ بھی ہو گر باپ مجبور ہے
غم سے بوجھل ہے دل پھر بھی مسرور ہے
پاس ہی تیرا میکہ ہے کب دُور ہے
پھر بھی عرشی مرے دل میں ہے کھلبلی
چھوڑ بابل کا گھر پی کے آنگن چلی

جونہی تیاّر رختِ سفر ہو گیا
گھر کا ہر اک بشر چشمِ تر ہو گیا
تیری فرقت کا کتنا اثر ہو گیا
باپ تیرا خمیدہ کمر ہو گیا
اے مری جان میرے چمن کی کلی
چھوڑ بابل کا گھر پی کے آنگن چلی

تیری قسمت میں سُکھ ہے کہ دُکھ کیا خبر
پر مرے دل کی حالت ہے زیر و زبر
درد سا ہے رگ و پے میں آنکھیں ہیں تر
آنسوؤں سے مٹی جو بھی لکھی سطر
تُجھ کو کب بھول پائے گی تیری گلی
چھوڑ بابل کا گھر پی کے آنگن چلی

آنکھ کو کر کے اشکوں سے پُر اُڑ گئی
چھوڑ کر اپنی یادوں کے سُر اُڑ گئی
ہم کو دکھلا کے اپنے ہُنر اُڑ گئی
ایک چڑیا تھی جو کر کے پُھر اُڑگئی
میری تتلی مری جاں مری من چلی
چھوڑ بابل کا گھر پی کے آنگن چلی

کھوئی کھوئی سی ہے میری نازوں پلی
شوخ ہے جس کا ظاہر پہ باطن ولی
سب کا دل جیت لے اس کی عادت بھلی
چھوڑ بابل کا گھر پی کے آنگن چلی

(مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ)

کہاں جا رہی ہے تُو

ہم کو اُداس کر کے کہاں جارہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

مُڑ مُڑ کے اپنے گھر کی طرف دیکھتی ہوئی　　رُک کر ٹھہر ٹھہر کے کہاں جارہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

سادہ سے حال میں تجھے رہنا پسند تھا　　پھر آج بن سنور کے کہاں جارہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

ایسا چڑھا ہے رُوپ کہ چندھیا گئی نظر　　سر تا پا یوں نکھر کے کہاں جارہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

ماں باپ اور بھائی بہن، سب ہیں غم زدہ　　پاؤں دلوں پہ دھر کے کہاں جارہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

کمرہ ترا اداس ہے لیتا ہے سسکیاں　　اور سیڑھیاں اُتر کے کہاں جارہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

جن کے بغیر تیرا گذرتا نہیں تھا دن   اُن سب سے یوں بچھڑ کے کہاں جا رہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

عؔرشی تجھے تو گھر سے نکلنا نہ تھا پسند   اب بِن اگر مگر کے کہاں جا رہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

(مکرمہ ارشاد عؔرشی ملک صاحبہ)

شادی کے موقع پر ماں کی بیٹے کو چند نصائح

مرے بیٹے ، مرے لختِ جگر آخر وہ دن آیا
مری آنکھوں کو جس کی چاہ نے برسوں سے ترسایا
ہوا آخر مرے گھر پر خدا کے فضل کا سایہ
ترے سر پر سجا سہرا ، مرے گھر رونقیں لایا
تری دلہن کی ڈولی لاؤں گی یہ خواب تھا میرا
ابھی تُو گود میں تھا تب سے دل بیتاب تھا میرا

یہ بندھن رو برو اللہ کے عہدِ رفاقت ہے
یہ اک حکمِ خدا ہے ، یہ رسول اللہ کی سنت ہے
بہت خوش بخت ہے وہ جس کی بیوی نیک سیرت ہے
اگر بیوی میں تقویٰ ہے تو نصف ایماں سلامت ہے
خدا کے نام کے خطبے سے جس رشتے کو تم جوڑو
اسے پھر گندے برتن کی طرح مت دفعتاً توڑو

رسول اللہؐ کے ہر قول کی تائید ہو پیارے
اور انکے ہر عمل کی لازما تقلید ہو پیارے
محبت کے مراسم کی سدا تجدید ہو پیارے
تری چھٹی کا دن بیوی کے دل کی عید ہو پیارے

نبی جی ﷺ بیویوں سے بولتے ہنستے صلاح لیتے
ضرورت ان کو گر ہوتی تو اچھا مشورہ دیتے
جو آٹا گوندھتی بیوی تو وہ پانی تھے لا دیتے
جو وہ چولہا جلاتی تھی تو پھر لکڑی بڑھا دیتے
کوئی کپڑا پھٹا ہوتا تو ٹانکا بھی لگا دیتے
کبھی بیوی کو اپنے ہاتھ سے لقمہ کھلا دیتے

اگر وہ اونٹ پر چڑھتی تو پھر گھٹنا بڑھاتے تھے
اگر وہ لڑکھڑا جاتی سہارے سے اٹھاتے تھے
یہی انداز مہدیؑ کا یہی کردار تھا گھر میں
وہ سب کے واسطے اک شجر سایہ دار تھا گھر میں
محبت تھی بہت بیوی سے اور ایثار تھا گھر میں
اسی باعث تو ہر پل سایہ انوار تھا گھر میں

عمل کر کے طریق مصطفٰے ﷺ پر ہمکو دکھلایا
گھروں کو پرسکوں رکھنے کا اس نے راز سمجھایا

بہت نادان ہے بیوی کو جو باندی سمجھتا ہے
کسی پر بھی اسے غصہ ہو بیوی کو جھڑکتا ہے
بہانے ڈھونڈ کر ہر روز وہ بیوی سے لڑتا ہے
اٹھا کر ہاتھ پھر اس پر وہ رستم خان بنتا ہے

جو بھولے سے نمک سالن میں عرشی تیز ہو جائے
تو وہ ظالم ہلاکو خان اور چنگیز ہو جائے

تیرے اخلاق اور کردار کا ہے امتحاں بیوی
گواہی دے گی روزِ حشر تیری بے زباں بیوی
گریباں سے تجھے پکڑے گی کل یہ ناتواں بیوی
کرے گی سامنے اللہ کے آہ و فغاں بیوی

سو ڈر اس وقت سے جب کچھ نہ تیری پیش جائے گی
نہ کوئی معذرت نہ کوئی حجت کام آئے گی

کوئی خامی ہو گر اس میں تو پھر بھی حوصلہ رکھنا
ملامت اس کو مت کرنا نہ ہونٹوں پر گلا رکھنا
اثر اخلاص میں ہوتا ہے سو صدق و صفا رکھنا
نصیحت پیار سے کرنا نہ لہجہ چڑچڑا رکھنا

بہت خود غرض ہیں وہ مرد جو ہر پل اکڑتے ہیں
جو بیوی کو ہمیشہ پاؤں کی جوتی سمجھتے ہیں

اسے دل کے قریں رکھنا نہ اپنے سے جدا کرنا
محبت سے دل اس کا جیتنا دائم و فا کرنا
اگر میکے کبھی جائے نہ ہرگز دل برا کرنا
کبھی طعنہ نہ دینا ظرف کو اپنے بڑ ا کرنا

کہ اسنے باپ ماں بھائی بہن چھوڑے تری خاطر
محبت میں تیری رشتے نئے جوڑے تیری خاطر

ہے اس کی تربیت لازم اگر دیں سے ہے بے گانہ
زباں سے علم پڑھانا عمل سے دین سکھلانا
اگر پردے سے ہو باغی،زرا حکمت سے سمجھانا
مدد قرآن کی لینا اسے آیات دکھلانا

کرے تحقیر جو بیوی کی وہ بے درد ہے پیارے
جو عورت کے مقابل آئے وہ نا مرد ہے پیارے

اگر تقویٰ ہے تجھ میں بات میں تیری اثر ہو گا
جو تو حق پر نہیں قائم تو گھر زیر و زبر ہو گا
ترا قول و عمل ہرگز نہ حرف معتبر ہوگا
خدا کے سامنے تو درحقیقت اک صفر ہوگا

لباس اس کا ہے تُو اور وہ ترا ملبوس ہے بیٹے
تو عزت اس کی ہے اور وہ تری ناموس ہے بیٹے

بڑا دل تجھ کو کرنا ہے، بڑے پن سے نبھانا ہے
شریک زندگی روٹھے تو چاہت سے منانا ہے
زرا سا رعب رکھنا ہے، زیادہ ناز اٹھانا ہے
یونہی قوّام ہونے کا تجھے قرضہ چکانا ہے

یہ فرمان خداوندی ہے تو نگران ہے گھر کا
تو گھر کی چار دیواری ہے سا ئبان ہے گھر کا

ترا گھر کیا ہے اک چھوٹی سی پیاری سی ریاست ہے
نظام اس کا چلانے کو بھی دانائی کی حاجت ہے
جو اول چیز ہے ہر پل دعا کرنے کی عادت ہے
ہے پھر ترک شکایت اور محبت کی سیاست ہے

رفاقت کے گھنے سائے ہوں، گھر جنت بنے تیرا
تُو سکھ دے اور سُکھ پائے یہی اک خواب ہے میرا

میاں بیوی کے جھگڑوں کے یہ قصے گو پُرانے ہیں
مگر زد میں انہیں جھگڑوں کی اب کافی گھرانے ہیں
زباں پر تیر ہیں طعنوں کے گویا تازیانے ہیں
خدایا رحم کر بجلی کی زد میں آشیانے ہیں

دلوں میں بغض و کینہ ہے زبانیں وار کرتی ہیں
گھڑی بھر میں گھروندے پیار کے مسمار کرتی ہیں

گھروندا ریت کا ہو جس طرح گھر کی یہ حالت ہے
بکھرنے کے لئے اس کو فقط دھکے کی حاجت ہے
نہ وسعت ہے دلوں میں اور نہ معافی کی عادت ہے
نہ رغبت دین و ایماں سے نہ کچھ شرم جماعت ہے
جہاں بھی تو رہے پیش نظر یہ ضابطہ رکھنا
سدا مسجد سے گھر والوں کا پختہ رابطہ رکھنا

ادھر تہذیب مغرب کا گھروں پر وار ہے کاری
لگی ہے سب کو مثل چھوت من مانی کی بیماری
سکھائی میڈیا نے مرد و زن کو ایسی ہشیاری
پُرانے دور کا فیشن ہے اب رسم وفاداری
یہی دجال کا فتنہ ہے استغفار لازم ہے
دُعائے نیم شب کا ہاتھ میں ہتھیار لازم ہے

(مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ)

فیشن ہیں اختیاری پردہ نصاب لازم

بے پردگی سے بہنوں ہے اجتناب لازم
عورت کے واسطے ہے شرم و حجاب لازم
فیشن ہیں اختیاری ، پردہ نصاب لازم

انمول ہے وہ موتی جو سیپ میں چُھپا ہو
ہوتی ہے اس کے رُخ پر اک آب وتاب لازم
فیشن ہیں اختیاری ، پردہ نصاب لازم

حکمِ خدا کے آگے بے کار حیل و حجت
اندر سنگھار لازم ، باہر نقاب لازم
فیشن ہیں اختیاری ، پردہ نصاب لازم

شرم و حیا کی سرخی لجنہ کے رُخ کا غازہ
دل کو ہے موہ لیتا تازہ گلاب لازم
فیشن ہیں اختیاری ، پردہ نصاب لازم

رب کی رضا کو جو بھی اپنی رضا بنا لے
مکھ پر کھلے گا اسکے اک ماہتاب لازم
فیشن ہیں اختیاری ، پردہ نصاب لازم

پہلے ہم اپنے اندر اک انقلاب لائیں
آ کر رہے گا جگ میں پھر انقلاب لازم
فیشن ہیں اختیاری ، پردہ نصاب لازم

اس دورِخود سری میں تج دے جو خود سری کو
اس عاجزی کا اس کو ہو گا ثواب لازم
فیشن ہیں اختیاری ، پردہ نصاب لازم

غضِ بصر کی عادت زیبا ہے مرد و زن کو
اچھی بری نظر کا ہو گا حساب لازم
فیشن ہیں اختیاری ، پردہ نصاب لازم

اپنے گھروں کو ہم نے جنت بنا لیا گر
دنیاکو کر سکیں گے ہم لا جواب لازم
فیشن ہیں اختیاری ، پردہ نصاب لازم

مغرب کی رِیس عؔرشی گر بے دھڑک کریں گے
ہو گا دلوں کے اندر پھر اضطراب لازم
فیشن ہیں اختیاری ، پردہ نصاب لازم

(مکرمہ ارشاد عؔرشی ملک صاحبہ)

رخصتی کے موقع پر بچیوں کو اہم نصائح

اس نظم میں اُن تمام نصائح کو منظوم کیا گیا ہے جو رُخصتی کے موقع پر حضرت اُم المومنین نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے حضرت نواب مبارکہ صاحبہ کو کیں اور حضرت نواب مبارکہ صاحبہ نے اپنی بیٹیوں کو کیں۔ (ارشاد عرشی ملک)

مری بچی دلہن بن کر نئے گھر تجھ کو جانا ہے
افسردہ چھوڑ کر ہم کو نیا گلشن بسانا ہے
نئے لوگوں میں رہنا ہے، نئے رشتے نبھا نا ہے
محبت بانٹ کر غیروں کو بھی اپنا بنانا ہے

بِنا قربانیوں کے چاہت و عزت نہیں ملتی
بڑا گھر مل تو سکتا ہے مگر راحت نہیں ملتی

بہت سے امتحاں اسکول و کالج میں دیئے تو نے
بہت اسناد پائی ہیں، بہت تمغے لئے تو نے
گھریلو کام بھی سب ذمہ داری سے کئے تو نے
بہت ادھڑے ہوئے رشتے محبت سے سیئے تو نے

ترے سر پر کھڑا ہے اب نیا اک امتحاں بیٹی
اسے بھی پاس کرنا ہے دعا کرتی ہے ماں بیٹی

اگر تجھ سے خطا ہو جائے تو اقرار کرلینا
ندامت کا جہا ں تک ہو سکے اظہار کر لینا
بری عادت ہے ہر اک بات پر تکرار کر لینا
اور اپنے واسطے خود زندگی دشوار کر لینا

تجھے اچھی بہو بننا ہے اچھی ماں بھی بننا ہے
شریک زندگی کے دل کی دھڑکن جاں بھی بننا ہے

چھپا کر اپنے شوہر سے کوئی بھی کام نہ کرنا
وہ محفل ہو کہ تنہائی سدا اللہ سے ڈرنا
اگر شوہر ہو غصے میں بحث کا دم نہیں بھرنا
پلٹ کر کچھ نہیں کہنا کوئی الزام نہ دھرنا

مزاج اس کا اگر برہم ہو چپ رہنا ضروری ہے
تھمے جب اس کا غصہ حال دل کہنا ضروری ہے

جو شوہر کام سے آئے تجھے سنوری ہو ئی دیکھے
ترے ہونٹوں پہ اک مسکان سی بکھری ہوئی دیکھے
ہو گھر سمٹا ہوا ہر چیز کو نکھری ہوئی دیکھے
نہ بھولے سے بھی وہ صورت تری اتری ہوئی دیکھے

بہت خوش کن ہو جب اس کے تصور میں بھی تو آئے
سدا مہکی ہوئی رہنا کبھی تجھ سے نہ بُو آئے

کبھی دھمکی نہ دینا روٹھ کر میکے کو جانے کی
کوئی حاجت نہیں ہے اس قدر شوخی میں آنے کی
ضرورت کیا ہے اس کے پیار کو یوں آزمانے کی
کہیں ایسا نہ ہو وہ تاک میں ہو اس بہانے کی

اگر کہہ دے چلی جاؤ رہے گی کیا تری عزت
گرہ پڑ جائے گی دل میں تری گھٹ جائے گی وقعت

انہیں جھگڑوں سے ہے پیارے خلیفہ کو پریشانی
کہ عائلی مسائل کی ہے گھر گھر میں فراوانی
نہیں زیبا کسی ایسی جما عت کو یہ نادانی
کہ جس کا کام ہو اخلاق عالم کی نگہبا نی

یہ کمزو ر ی کہیں دنیا میں نہ مشہور ہو جائے
کہیں ایسا نہ ہو منزل ہماری دور ہو جائے

کبھی سسرال کی باتیں نہ میکے میں بتانا تم
نہ میکے کے کبھی سسرال میں قصے سنانا تم
حماقت سے کسی پر برتری نہ یوں جتانا تم
زباں قابو میں رکھنا بے ضرورت مت ہلانا تم

رواداری برتنی ہے ، وضع داری نبھانی ہے
بگڑ جائے جو کوئی بات حکمت سے بنانی ہے

یہی جنت جہنم میں بدل جاتی ہے غفلت سے
کئی رشتے چٹخ جاتے ہیں بس لہجے کی حدت سے
بگڑ جاتے ہیں کتنے کام عرشی جوش و عجلت سے
اجڑ جاتے ہیں کتنے گھر فقط غصے کی شدت سے

نہ دامن ہاتھ سے چھوٹا اگر صبر و متانت کا
نتیجہ دیکھ لے گی تو محبت کی کرامت کا

یہ تقوی کی کمی ہے جو کئی چہرے بدلتی ہے
غرور نفس بنتی ہے کبھی نفرت میں ڈھلتی ہے
کبھی اک بدگمانی بن کے برسوں دل میں پلتی ہے
گھروں میں آگ بھڑکاتی جلاتی اور جلتی ہے

کئی پیارے محض اک بدظنی سے چھوٹ جاتے ہیں
ذرا سی ٹھیس لگتی ہے تو رشتے ٹوٹ جاتے ہیں

تجھے دو خاندانوں کو سدا یکجان رکھنا ہے
نہ اس شیشے میں بال آئے ہمیشہ دھیان رکھنا ہے
اسی مقصد کی خاطر نفس کو قربان رکھنا ہے
ہر اک سے پیار کرنا ہے ہر اک کا مان رکھنا ہے

برائی گر کرے کوئی بھلائی ہو جواب اس کا
خدا کے گھر سے پائے گی اجر تو بے حساب اس کا

سسر اور ساس کی ماں باپ سے بڑھ کر اطاعت ہو
اشارہ ان کا تم سمجھو تمہارا کام خدمت ہو
عزیزوں سے بھی شوہر کے سدا لطف و مروت ہو
کسی بھی فرد کو تجھ سے نہ میری جاں شکایت ہو
جہاں تک میں نے سمجھا ہے جہاں تک میں نے جانا ہے
اگر راضی ہوا شوہر تو جنت میں ٹھکانہ ہے
ترا رتبہ بہت بڑھ جائے گا جب ماں بنے گی تو
خدا کے لطف و احساں کی نئی پہچاں بنے گی تو
نئی اک داستاں کا دل نشیں عنواں بنے گی تو
ہر اک کو پیار دے سایہ رحماں بنے گی تو
تری آغوش ہی بچوں کا پہلا مدرسہ ہو گا
یہ وہ ایمان ہے جس میں نہ کوئی وسوسہ ہو گا
نمازوں کو ادا کرنا تلاوت میں مگن رہنا
خدا کے سامنے تنہائی میں تو حال دل کہنا
کڑے حالات بھی آئیں تو ان کو صبر سے سہنا
حیا کی اوڑھنی ہو سر پر ہو تن پر شکر کا گہنا
ترے لب پر کبھی بھی شکوہ آلام نہ آئے
ترے ماں باپ پر پیاری کوئی الزام نہ آئے

تری پائل باجے چھن چھن چھن

تری پائل باجے چھن چھن چھن
تُو جیت لے ساجن کا تن من

تُو لاج سے جب شرما جائے ، تب پی کے من کو بھا جائے
ایسی ہو حیاء ایسی ہو وفا ، وہ پا کے تجھے اترا جائے

اور تُجھ پہ لٹا دے تن من دھن
تری پائل باجے چھن چھن چھن
تُو جیت لے ساجن کا تن من

ہر روپ سے چانن ظاہر ہو ، ترا اندر باہر سندر ہو
ہر ظلمت تجھ سے دور رہے ، تو عرشی نور کا پیکر ہو

ترے تن پہ نور کا پیراہن
تری پائل باجے چھن چھن چھن
تُو جیت لے ساجن کا تن من

کردار میں نہ ہو جھول کوئی ، کنکر کا نہیں ہے مول کوئی
ہر آن لبوں سے پھول جھڑیں ، مت تیکھا کلمہ بول کوئی

شیریں ہو زباں شیریں ہو سخن
تری پائل باجے چھن چھن چھن
تُو جیت لے ساجن کا تن من

نُصرت ہو تری پیشانی پر ، تُو دیپ جلائے پانی پر
تُو صبر سے غالب آ جائے ، ہر ناداں کی نادانی پر

سچ بات ہی کہنا مِن و عَن
تری پائل باجے چھن چھن چھن
تُو جیت لے ساجن کا تن من

دانش ہو تری بینائی میں ، جادو ہو تری گویائی میں
ہو دل میں خدا کا عشق رچا ، رونق ہو تری تنہائی میں

دیتا ہے دُعا ہر موئے تن
تری پائل باجے چھن چھن چھن
تُو جیت لے ساجن کا تن من

(مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ)

کیا کہتی ہے ڈھولک سُن

لَو فَار آل[1] کی پیاری دُھن
کیا کہتی ہے ڈھولک سُن
عیدیں ہیں شبراتیں ہیں خوشیوں کی باراتیں ہیں
آج اس گھر میں شادی ہے اور خانہ آبادی ہے
کیا تعبیر ہو سپنوں کی سنگت چُھوٹی اپنوں کی
ہر چہرہ ہے نیا یہاں نئ دنیا اور نیا جہاں
دلہن رانی راج کرے ناز اس پر سرتاج کرے
ہر رشتہ پائندہ باد دیور بھابھی زندہ باد
اک دوجے کے گاؤ گُن
کیا کہتی ہے ڈھولک سُن
سُن سُن سُن
لَو فار آل کی پیاری دُھن
کیا کہتی ہے ڈھولک سُن

---

[1] LOVE FOR ALL

بہو سے عرض ہے نامِ خدا ماں بیٹے کو کر نہ جدا
تیرا شوہر نیا نیا ماں نے پالا اور پوسا
ہر کسی کو کر قابو میٹھے بول میں ہے جادو
گیت خوشی کے جھانجھن میں پھول اگا لے آنگن میں
ایسی اپنا پالیسی کسی کی ہو نہ حق تلفی
گھر گھر دیکھی ہے چلتی ہلکی پھلکی موسیقی

پکے راگ سنا نہ سُن
کیا کہتی ہے ڈھولک سُن
سُن سُن سُن
لَو فار آل کی پیاری دُھن
کیا کہتی ہے ڈھولک سُن

ماں بیٹی کا لیکھا کیا ساس بہو کا جھگڑا کیا
دو برتن ٹکرائیں گے اپنا راگ سنائیں گے
ایک کان سے ظاہر کر دوجے کان سے باہر کر
ساس! تُو اک دن دلہن تھی تیری ساس سے ان بن تھی
اُس تاریخ کو مت دہرا گزرا وقت نہ واپس لا
زریں وقت عبادت کا موقع ہے یہ فراغت کا

بیٹھ کے دال اور چاول چُن
کیا کہتی ہے ڈھولک سُن
سُن سُن سُن
لو فار آل کی پیاری دُھن
کیا کہتی ہے ڈھولک سُن

(مکرم ابن آدم صاحب)

راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

سر پہ رحمت کا سایہ سلامت رہے ساتھ تیرے خدا کی حفاظت رہے
بس ہمیشہ اسی کی اماں میں رہو راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

تیرا گھر تیرے سپنوں کی جنت بنے ایک خوشیوں بھرا قصرِ راحت بنے
اک سکینت بھرے آشیاں میں رہو راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

گامزن حق کی راہوں پہ دائم رہو اپنے دیں کے اصولوں پر قائم رہو
کامراں زیست کے امتحاں میں رہو راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

اپنے علم و عمل کو بڑھاتی رہو اور دیئے روشنی کے جلاتی رہو
یوں اُجالوں کے تُم درمیاں میں رہو راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

ہر طرف پھول چاہت کے بکھراؤ تُم   بن کے خوشبو نئے گھر کو مہکاؤ تُم
راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو   تُم محبت کے اک بوستاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

ہر جگہ تذکرے ہوں تیرے کام کے   ہوں زمانے میں چرچے تیرے نام کے
راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو   تُم بلندی کے اک آسماں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

تیرے پیش نظر ہو خدا کی رضا   تیرے جیون کا مقصد ہو صدق و وفا
راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو   فکر و احساس کے تُم جہاں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

تجھ کو مولیٰ کی ہر دم رضائیں ملیں   تجھ کو آقا کی ہر پل دعائیں ملیں
راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو   چین و راحت کے دارالاماں میں رہو
تم سدا عافیت کے مکاں میں رہو

(آمین)

(مکرم عبدالصمد قریشی صاحب)

بیٹی کے نام
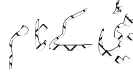
اے بیٹی تیرے بخت کا اونچا ہو ستارا
اللہ کرے تو سب کی بنے آنکھ کا تارا

تُو کھیلے سدا خوشیوں میں آئے نہ کوئی دکھ — ہوں تیرے مقدر میں زمانے کے سبھی سُکھ
ہر لمحہ ہو تیرے لئے خوشیوں کا گہوارہ — اللہ کرے تُو سب کی بنے آنکھ کا تارا

گھر اپنے کو جنت کا نمونہ ہی بنانا — سسرال میں ماں باپ کی تُو لاج نبھانا
ہر فرد تیرے خلق کا ہی دیکھے نظارہ — اللہ کرے تُو سب کی بنے آنکھ کا تارا

اے بیٹی تو آج ہم سے جُدا ہونے لگی ہے — ماں تُجھ کو لگا سینے سے کیوں رونے لگی ہے
ہے حُکم خدا کا نہیں چلتا کوئی چارا — اللہ کرے تُو سب کی بنے آنکھ کا تارا

کس لاڈ سے بیٹی تجھے ماں باپ نے پالا — آج اپنے ہی ہاتھوں سے تجھے ڈولی میں ڈالا
مِل مِل کے گلے روتا ہے کیوں بھائی تمہارا — اللہ کرے تُو سب کی بنے آنکھ کا تارا

عزت جو رفیق اپنے بزرگوں کی کرے گا — وہ جھولی سدا خوشیوں سے اپنی ہی بھرے گا
اکبر وہ کسی موڑ پہ ہرگز نہیں ہارا — اللہ کرے تُو سب کی بنے آنکھ کا تارا

(مکرم محمد رفیق اکبر صاحب)

رُخصتی

(بھائی کی طرف سے)

اے میری پیاری بہنا خوشیوں کا پہنے گہنا
سونپا تجھے خُدا کو ہر شر سے دور رہنا

دیور سسر سے نند سے راضی خوشی رہنا　　ماں ساس کو سمجھنا ہر دُکھ خوشی سے سہنا
اُس گھر کا ایک اک غم پھولوں سا تو سمجھنا　　ہر بات کو سکوں سے سننا سکوں سے کہنا

اے میری پیاری بہنا خوشیوں کا پہنے گہنا
سونپا تجھے خُدا کو ہر شر سے دور رہنا

کلمہ نماز روزہ زیور تمھارا ہووے　　صدقہ زکوٰۃ وحُسنِ کردار پاس ہووے
خدمت کرو تو سب کی عزت کا پاس ہووے　　ہے تم کو یہ نصیحت مولیٰ کی آس ہووے

اے میری پیاری بہنا خوشیوں کا پہنے گہنا
سونپا تجھے خُدا کو ہر شر سے دور رہنا

ہو تیرے گھر کی دولت عزت حیا شرافت　　"طاعت ہے سب سے بہتر طاعت میں سعادت"
تم پر خُدا کی رحمت پیش آئے تم کو راحت　　بھر جائے گھر میں چاہت بن کر تمہاری عادت

اے میری پیاری بہنا خوشیوں کا پہنے گہنا

سونپا تجھے خُدا کو ہر شر سے دور رہنا

جس گھر میں جا رہی ہو اس کو سجا کے رکھنا دل جان سے پیارا ہر دَم بنا کے رکھنا

مر کر نکلنا وَاں سے غم سے نبھا کے رکھنا ماں باپ دیں دعائیں عزت کرا کے رکھنا

اے میری پیاری بہنا خوشیوں کا پہنے گہنا

سونپا تجھے خُدا کو ہر شر سے دور رہنا

مولیٰ مری بہن کو اُس گھر کا نُور رکھنا دُکھ غم سے دور رکھنا اپنے حضور رکھنا

ہر دِن چڑھے مبارک ہر شب سرور رکھنا اے میرے پیارے باری دُکھ غم سے دُور رکھنا

اے میری پیاری بہنا خوشیوں کا پہنے گہنا

سونپا تجھے خُدا کو ہر شر سے دور رہنا

(مکرم محمد مقصود احمد منیبؔ صاحب)

رخصتی

جھل مل جھل مل چاند ستارے آنکھوں میں اور پلکوں پر
چل رِی دلہنیا اوڑھ چُنر یا سُونے کر دے بام و دَر

ساری سکھیاں ہاتھ اٹھائے اور آنکھوں میں پیار سجائے
باپو ماتا بہنیں بھائی اشک بہائیں چھپ چھپ کر

سونا چاندی ہیرے موتی ساری چیزیں فانی ہیں
عزت ، عظمت ، پیار محبت اصلی دولت! سمجھو گر

اپنے پیار کے پھول کھلانا اور وفا کی ریت نبانا
جیسے تیرا یہ گھر ٹھہرا ٹھہرے وہ بھی تیرا گھر

جھل مل جھل مل چاند ستارے آنکھوں میں اور پلکوں پر
چل رِی دلہنیا اوڑھ چُنر یا سُونے کر دے بام و دَر

ماں کی ممتا باپ کا سایہ اپنے پیار کے پَر پھیلائے
آج اجازت دیتے ہیں کہ پی بیٹی کو گھر لے جائے

تُو رکھے گی یاد خُدا کو ہر دم ہر لمحہ ہر پل
تیرے گھر سے دور رہیں گے ہر غم ہر اک دُکھ کے سائے

صحنِ چمن میں پھول کھلاؤ خوشیوں کی برکھا برساؤ
جیسا سُکھ اِس گھر نے پایا وہ گھر ویسا ہی سُکھ پائے

پھولو پھلو نوروں نہلاؤ ہر دم پیار کے دیپ جلاؤ
ساس سسر اور نندیں دیور خوش خوش تجھ کو لینے آئے

جھل مل جھل مل چاند ستارے آنکھوں میں اور پلکوں پر
چل رِی دلہنیا اوڑھ چُنریا سُونے کر دے بام و دَر

بابل کا گھر چھوڑ کے جانا ،یہ ہے مقدر دُلہن کا
کھلتی کلیو! ہنستے پھولو! چھوڑ دو رستہ ساجن کا

رشتہ جوڑ چلی ہے دُلہن نینوں سے اب ساون کا
دیکھ دُلہنیا بہہ نہ جائے کاجل تیرے نینن کا

شفقت ، خدمت ، پیار محبت ہو گی تیری عادت گر
تب تو سکھ کی چھایا ہو گی سایہ تیرے جیون کا

یہ تو رِیت جگت کی ٹھہری بیٹی ماں کے گھر کب ٹھہری؟
پیاری ماتا چوم لے ماتھا بڑھ کر! جاتی بھاگن کا

جھل مل جھل مل چاند ستارے آنکھوں میں اور پلکوں پر
چل رِی دلہنیا اوڑھ چُنر یا سُونے کر دے بام و دَر

(مکرم محمد مقصود احمد منیبؔ صاحب)

دعائیہ اشعار

مبارک ہوں میری بیٹی تجھے یہ آج کی خوشیاں

تِرے جیون کا مَحور ہوں تیرے سرتاج کی خوشیاں

بہاروں کی طرح تم مسکراؤ اپنی جنت میں

مِرے مولیٰ تو کردے دائمی یہ آج کی خوشیاں

زباں میں ایک شیرینی نگاہوں میں ہو اپنا پن

نئے گھر میں کُچھ ایسی ہی ادا سے تم رہو بیٹی

کرو گھر ہرکسی کے دِل میں تم اخلاق حسنہ سے

بہارِ جانفزا بن کر چمن میں تم رہو بیٹی

چڑھے جو دن تمہاری زندگی کا صد مبارک ہو
خُدا کی رحمتوں کے سائے گزرے ہر تمہاری شب
تمہارے صحنِ گلشن میں ہمیشہ چاندنی کھیلے
کبھی نہ ظلمتوں میں بسر ہو کوئی تمہاری شب

ہمیشہ دین و دُنیا کے خزانے سب تمہارے ہوں
خدائے دو جہاں کے فضل کے ہر دم سہارے ہوں
خلافت سے ہمیشہ ہی رہو وابستہ تُم دونوں
کہ دِین مصطفٰےؐ اور احمدّیت تم کو پیارے ہوں

رہیں سایہ فگن انوار و افضالِ خداوندی
اُسی کی شفقتوں میں تُم گزارو زندگی اپنی
سدا ہی مسکراؤ پھول کلیوں کی طرح پیارو
بہاروں کے نظاروں میں گزارو زندگی اپنی

یہ خوشیوں کے حسین لمحے خدایا تُو امر کر دے
نہ کوئی غم بھی بھولے سے ہو داخل ان کے جیون میں
ہنسیں اور مُسکرائیں چاند تاروں کے ہی جھُرمٹ میں
کوئی تاریک سایہ نہ ہو داخل اِن کے جیون میں

(مکرم محمد افتخار احمد نسیم صاحب)

شادی مبارک

خدا کا شکر ہے جس نے یہ دِن دکھایا ہے
ہمارے گھر میں یہ موقع خوشی کا آیا ہے
تمہیں ہو شادی مبارک عزیز من ! یاسر
تھی آرزو ہمیں جس روز کی وہ آیا ہے
جسے بھی دیکھئے ہر شخص ہے بہت مسرور
ہر آنے والا بہت شادمان آیا ہے
وہ ایسے لگ رہا ہے دوستوں کے جُھرمٹ میں
کہ جیسے چاند ستاروں کے ساتھ آیا ہے
یہ دولہا ہے یا کسی مملکت کا شہزادہ
نرالی شان سے سج دھج کے آج آیا ہے
سُنا ہے جوڑے فلک پر بنائے جاتے ہیں
یہ آشیانہ بھی اللہ نے بنایا ہے

ہمارا گھر ہے کہ جیسے ہو کوئی گلدستہ
دُلہن کے روپ میں اک گُل نیا سجایا ہے
یہ ماں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور دل کا سرور
اور مان باپ کا ہر موقعہ پر بڑھایا ہے
شکر گزار ہوں میں آپ سب کے آنے کا
بُہت ہی محترم ہے جو یہاں پہ آیا ہے
خدایا ! ان کو تو رکھنا سدا خوش و خرم
تیری جناب میں دست دعا اٹھایا ہے
کوئی کمی ہو تو کر دینا درگزر اس کو
بُہت خلوص سے عثمان نے بُلایا ہے

(مکرم محمد عثمان خان صاحب)

دعائیہ نظم

دکھ درد بانٹ لینا ، غم سے بحال رکھنا
اللہ میاں کے آگے ہر اک سوال رکھنا
یہ شام کے نظارے آئیں گے یاد بن کر
یہ دن رہے گا روشن ، اس کو سنبھال رکھنا
اپنا خیال رکھنا ، اس کا خیال رکھنا

مہماں جو آرہے ہیں ، تم کو بلا رہے ہیں
تم سے محبتوں کو کتنا بڑھا رہے ہیں
اپنی دعا سے ہر دم تم کو سجا رہے ہیں
تم ان کی چاہتوں کو ہر دم مثال رکھنا
اپنا خیال رکھنا ، اس کا خیال رکھنا

تم کو عطا کرے وہ اپنی ہزار نعمت
جس کا شمار نہ ہو وہ بے شمار نعمت
پت جھڑ کبھی نہ آئے ، رکھے بہار نعمت
چہرہ چمک رہا ہو ، آنکھیں اُجال رکھنا
اپنا خیال رکھنا ، اس کا خیال رکھنا

ماضی ہے اک کہانی ، تم اپنا آج دیکھو!
کیسے بدل رہا ہے سارا رواج دیکھو!
راضی خدا کو کر لو ، تم نہ سماج دیکھو!
تم باکمال ہو کر ایسا کمال رکھنا
اپنا خیال رکھنا ، اس کا خیال رکھنا

(مکرم اطہر حفیظ فرازؔ صاحب)

مُنڈے دا ویاہ

خوشیاں تے چاہ والا دن آ گیا
مُنڈے دے ویاہ والا دن آ گیا

ڈھولکی وجاؤ سارے رج رج کے
نویں نویں جوڑے پاؤ سج دھج کے
جنج والی گڈی چڑھو پھج پھج[1] کے
مُنڈے نو ویاؤنا اساں گج وَج کے
سوریاں[2] دے راہ والا دن آ گیا
مُنڈے دے ویاہ والا دن آ گیا

ہر ویلے اودا ای خیال رہندا اے
دل مَر جانا ہورے کِیہ کہندا اے
موڈیاں دے نال پَیا موڈا کھیندا[3] اے
بُلیاں[4] تو ہاسہ ڈُھل ڈُھل پیندا اے
خوشیاں تے چاہ والا دن آ گیا
مُنڈے دے ویاہ والا دن آ گیا

---

[1]: بھاگ کر [2]: سسرال [3]: کندھا رگڑ کر گزرنا [4]: ہونٹوں سے

ہاسیاں تے چاواں والی حد کریئے
خوشیاں وی سبھناں تو وَدّ کریئے
رسماں رواج سارے رَدّ کریئے
لوکاں نالوں خرچہ وی اَدھ کریئے
خیر دی دعا والا دن آ گیا
منڈے دے ویاہ والا دن آ گیا

رسماں نبھاوئنیاں وی چَھڈ دِتّیاں
جُتّیاں لُکانیاں وی چَھڈ دِتّیاں
بدعتاں پرانیاں وی چَھڈ دِتّیاں
ساریاں شیطانیاں وی چَھڈ دِتّیاں
رب دی رضا والا دن آ گیا
منڈے دے ویاہ والا دن آ گیا

دُدھ وانگ چٹیاں ملائیاں جوڑیاں
مصری توں مٹھّیاں مٹھائیاں جوڑیاں
جوڑ جوڑ پھُلّاں نوں رَلائیاں جوڑیاں
عرشاں تے رب نے بنائیاں جوڑیاں

پیار دے نبھاہ والا دن آ گیا
منڈے دے ویاہ والا دن آ گیا

(مکرم عطاءالمنان طاہرؔ صاحب)